

34577- ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، افضل اور زیادہ عالم ہیں یا کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال

اگر ہم یہ چاہیں کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف میلان نہ رکھیں حالانکہ وہ صحابہ کرام میں سب سے اعلیٰ اور افضل مرتبہ رکھتے ہیں، حدیث صرف ان کے مجاہد ہونے کے ناطے سے ہی تعریف نہیں کرتی بلکہ وہ اپنے علم اور فقہ کے اعتبار سے ایک مثالی شخص تھے۔

یہاں تک کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیشہ وہ مسائل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کرتے تھے جو ان پر مشکل ہوتے اور ان کے جواب کا علم نہ ہوتا تو اس طرح وہ دونوں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرتبہ میں اعلیٰ و افضل کیسے ہوئے؟

پسندیدہ جواب

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب لوگوں سے زیادہ عقلمند اور ذہین و فہم تھے، اور بہادری و شجاعت اور اقدام میں شہرت اور ید طولیٰ رکھتے تھے، اور بچوں میں سب سے پہلے وہی تھے جو اسلام لائے اور پھر ہجرت سے پہلے تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ سے نکلے تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے مکہ میں چھوڑا اور وہ اس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر شب بسرری کرتے ہیں۔

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب و فضائل میں یہ بھی ثابت ہے کہ :

سحل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے خیبر کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح نصیب فرمائے گا، تو صحابہ کرام یہ سوچنے ہوئے اٹھے کہ یہ جھنڈا کسے دیا جائے گا، اور دوسرے دن سب آئے تو ہر ایک کی خواہش رکھتا تھا کہ جھنڈا اسے دیا جائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہاں ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلانے کا حکم دیا وہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں تھوک لگایا تو وہ اسی وقت ایسے ٹھیک ہوئے کہ انہیں کچھ تھا نہیں۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2942) صحیح مسلم حدیث نمبر (2406)۔

جس طرح علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب ہیں اسی طرح دوسرے صحابہ کرام کے بھی فضائل و مناقب ہیں، ذیل میں ہم چند ایک صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض فضائل و مناقب کا ذکر کریں گے :

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا :

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور اپنے پاس جو کچھ ہے کا اختیار دیا تو اس نے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اسے اختیار کر لیا۔

یہ بات سن کر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے، میں نے دل میں کہا یہ بزرگ کیوں رو رہا ہے، بات تو صرف اتنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا یا اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے اسے اختیار کر لے تو اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ تھا اسے اختیار کر لیا۔

تو وہ بندہ اور عبد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر نہ رو نہیں، بلاشبہ صحبت اور اپنے مال کے اعتبار سے سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں، اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل (جگری دوست) بنا تا تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ کو بنا تا، لیکن اسلامی اخوت اور مودت ہے، مسجد میں جتنے بھی دروازے کھلے ہوئے ہیں انہیں بند کر دیا جائے اور ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا دروازہ کھلا رکھا جائے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (466) صحیح مسلم حدیث نمبر (2382)۔

ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہجرت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے میں فضیلت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اگر تم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد اس وقت بھی کی تھی جب انہیں کافروں نے (دس سے) نکال دیا تھا، دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ان پر سکون نازل فرمایا اور ان کی ان لشکروں سے مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں، اس نے کافروں کے کلمہ کو پست کر دیا اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہی بلند و عزیز ہے اور اللہ تعالیٰ ہی غالب حکمت والا ہے﴾۔ التوبہ (40)۔

یہ بھی ثابت ہے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ذات السلاسل میں بھیجا وہ کہتے ہیں کہ میں واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:

لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے، میں نے کہا کہ مردوں میں سے کون؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے والد (ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے، میں نے کہا کہ اس کے بعد پھر کون؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور بھی کی آدمی گئے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3662) صحیح مسلم حدیث نمبر (2384)۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مناقب میں سے یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے آخری ایام مرض الموت میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز پڑھانے پر مامور کیا اور جس نے اس پر اعتراض کیا اس کے ساتھ سختی سے پیش آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (683) صحیح مسلم حدیث نمبر (418)۔

ان کے فضائل میں یہ بھی ثابت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ بلنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے احد ثابت رہ اور سکون اختیار کر اس لیے کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے علاوہ کوئی نہیں۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3675)۔

اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی بہت سے فضائل و مناقب ثابت ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے جا رہے ہیں اور ان پر قمیصیں ہیں کسی کی قمیص اس کے سینہ تک اور کسی کی اس سے نیچے اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیش کیے گئے تو وہ اپنی قمیص کھینچ رہے تھے، تو صحابہ کہنے لگے اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس کی کیا تاویل کی ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس کی تاویل دین کی ہے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (23) صحیح مسلم حدیث نمبر (2390)۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ بھی ثابت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(میں سویا ہوا تھا تو مجھے دودھ کا پیالہ دیا گیا میں نے یہ دودھ اتنا پیا کہ اس کی تری مجھے اپنے ناخنوں سے نکلتی نظر آنے لگی پھر میں نے اپنا یہ بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دے دیا، صحابہ کہنے لگے اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس کی تاویل کیا فرمائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم صحیح بخاری حدیث نمبر (82) صحیح مسلم حدیث نمبر (2391)۔

اور ان کے فضائل و مناقب میں یہ بھی ثابت ہے کہ :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے کہ :

(تم سے پہلی امتوں میں کچھ لوگ ایسے ہوتے تھے جن پر الہام ہوتا اور ان کی زبان پر سچ جاری ہوتا تھا اور اگر ان لوگوں میں سے کوئی میری امت میں ہے تو وہ عمر بن خطاب ہیں) صحیح مسلم حدیث نمبر (2398)۔

اس کے علاوہ اور بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے فضائل اور مناقب پر دلائل موجود ہیں، مگر یہ کہ صحابہ کی ایک دوسرے پر فضیلت عقلاً اور شرعاً ثابت ہے اس میں کسی خواہش اور چاہت کا کوئی دخل نہیں بلکہ اس کا ثبوت شرع ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے، ان میں سے کسی کو کوئی اختیار نہیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے پاکی ہے وہ ہر اس چیز سے بلند تر ہے جو وہ شرک کرتے ہیں﴾۔ القصص (68)۔

اب ہم ان شرعی دلائل کی طرف رجوع کرتے ہیں جن میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مراتب اور منازل بیان ہوئے ہیں :

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کے درمیان امتیاز کیا کرتے تھے تو ہم ابو بکر کو سب سے افضل اور ان کے بعد عمر بن الخطاب پھر عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3655)۔

اور ایک روایت میں ہے کہ :

ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر کسی کو بھی قرار نہیں دیتے تھے ان کے بعد عمر اور ان کے بعد عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر ہم باقی صحابہ رسول کو اسی طرح رہنے دیتے اور ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3697)۔

یہ وہ سب صحابہ کی شہادت ہے جسے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کر رہے ہیں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے افضل ان کے بعد عمر بن خطاب اور ان کے بعد عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہم افضل ہیں۔

اب ہم علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی بی گواہی کی طرف آتے ہیں کہ سب سے افضل کون تھا :

محمد بن حنفیہ جو کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے بھی ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں کہا پھر کون؟ تو انہوں نے جواب میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا، میں نے اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ میں اب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بی نہ کہہ دیں، میں نے کہا پھر آپ ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا میں تو مسلمانوں کا ایک عام سا آدمی ہوں۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3671)۔

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے کہا: جو بھی میرے پاس لایا گیا اور اس نے مجھے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فضیلت دی تو میں اسے حد افتراء لگاؤں گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات تو اتر کے ساتھ ثابت ہے کہ وہ کوفہ کے منبر پر کہا کرتے تھے اس امت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر اور افضل ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور ان کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کرنے والوں کی تعداد اسی (80) سے بھی متجاوز ہے اور امام بخاری وغیرہ نے بھی اسے روایت کیا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ پہلے دور کے سب کے سب شیعہ اس پر متفق تھے کہ سب سے افضل ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں، جیسا کہ کئی ایک نے ذکر بھی کیا ہے۔ منہاج السنۃ (1/308)۔

ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے بعد کہنے لگے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے بہتر اور افضل ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے منبر پر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اور پھر یہ کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جہاں پسند کرے بہتری اور خیر رکھتا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی مسند (839) میں روایت کیا ہے اور شیخ شعبان بن واہب نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔

یہ احادیث نبویہ اور آثار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کے سب اہل سنت کے عقیدہ جس میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں پر دلالت کرتے ہیں کہ اس امت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے صحابہ میں سب سے افضل ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر ان کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اللہ تعالیٰ سب صحابہ پر اپنی رحمتیں برسائے۔

رہی یہ بات کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر وقت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مسائل پوچھتے رہتے تھے اور انہیں علم نہیں تھا، تو مطلقاً اس میں کوئی بھی اثبات نہیں، بلکہ اس کا ثبوت ملتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے مسائل میں عالم کے علاوہ کسی اور کو حکم نہیں دیا۔

اور اس کا ثبوت ملتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجہ الوداع سے پہلے سال ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حج کا امیر بنایا تھا، تو اس مقام پر بھی امیر وہی بن سکتا ہے جو ان میں سے سب سے زیادہ عالم دین ہو، بلکہ اس کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض مسائل میں کچھ احادیث تو ابو بکر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے سیکھی تھیں۔

اسماء بن حکم فزاری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں ایک ایسا شخص ہوں کہ جب میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی اللہ تعالیٰ نے اس حدیث سے مجھے جو نفع دینا چاہا دیا، اور جب صحابہ میں کوئی مجھے حدیث بیان کرتا تو میں اسے حلف کے بغیر تصدیق نہ کرتا جب وہ حلف اٹھاتا تو میں اسے تصدیق کرتا، اور بلاشبہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ بولا، انہوں نے کہا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بھی کوئی گناہ کرنے کے بعد وضوء کر کے نماز پڑھتا اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿اور وہ لوگ جنہوں نے فحش کام اور برائی کر لی یا اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کی﴾۔ آیت کے آخر تک پڑھا۔ سنن ترمذی حدیث نمبر (406) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے دل اور زبان پر حق جاری کیا ہوا ہے) سنن ترمذی حدیث نمبر (3682) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح ترمذی (2908) صحیح کہا ہے۔

اور اوپر سطور میں یہ بات بیان کی جا چکی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں فرمایا:

(تم سے پہلی امتوں میں کچھ لوگ ایسے ہوتے تھے جن پر الہام ہوتا اور ان کی زبان پر سچ جاری ہوتا تھا اور اگر ان لوگوں میں سے کوئی میری امت میں ہے تو وہ عمر بن خطاب ہیں)

تو حاصل یہ ہوا کہ اہل سنت والجماعت جس پر جمع ہیں اور ان کا اعتقاد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

کسی بھی معتبر مسلمان عالم دین نے یہ نہیں کہا کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں یا پھر صرف اکیلے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی افضل ہیں، اور ان کو افضل کہنے پر علماء سنت کے اجماع کا دعویٰ کرنے والا سب سے جھوٹا اور اجمل انسان ہے۔

بلکہ کئی ایک علماء نے تو اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ علم رکھنے والے تھے۔

اسے نقل کرنے والوں میں امام منصور بن عبد الجبار سمرقانی المروزی جو کہ سلف میں سے اصحاب شافعی میں شمار ہوتے ہیں نے اپنی کتاب ”تقویۃ الادب علی الامام“ میں ذکر کیا ہے کہ:

علماء سنت کا اس پر اجماع ہے کہ بلاشبہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ عالم تھے، اور مجھے مشوراً تمہ میں سے کسی ایک کے بارہ میں بھی علم نہیں کہ انہوں اس میں کوئی جھگڑایا اختلاف کیا ہو، اور یہ جو بھی کیسے سمجھتا ہے اسے لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بھی ابو بکر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فتویٰ اور حکم دیا کرتے اور روکتے اور فیصلے کیا کرتے اور خطبہ ارشاد فرمایا کرتے۔

جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو دعوت اسلام دینے کے لیے نکلے اور جب دونوں نے ہجرت کی، اور جنگ حنین کے موقع پر اور اس کے علاوہ کی کئی ایک مواقع اس پر شاہد ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش اور انہیں اس پر کچھ نہیں کہا اور جو کچھ وہ کہتے اس پر رضا کا اظہار کیا اور یہ مرتبہ کسی اور صحابی کو نہیں ملا۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشیروں میں صحابہ کرام میں سے اہل علم اور فقہ اور اصحاب الرائے شامل تھے، اور ان میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مقدم کرتے تھے، تو یہی دوا ایسے صحابی تھے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں سب صحابہ کرام کے ہوتے ہوئے ان پر کلام میں مقدم ہوتے۔

مثلاً جب جنگ بدر میں قیدیوں کا مسئلہ پیش آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا تو سب سے پہلے بات کرنے والے ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی تھے، اسی طرح اور بھی کئی ایک واقعات ہیں۔

صحیح مسلم میں ہے کہ نبی علیہ وسلم اور صحابہ کرام سفر میں تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر قوم ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات مانے تو کامیاب اور راہنمائی حاصل کر لیں گے)۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہے کہ وہ کتاب اللہ میں سے یہ فتویٰ دیا کرتے اگر اس میں سے نہ ملتا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے اور اگر اس میں بھی نہ ملتا تو ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول سے فتویٰ دیا کرتے تھے اور عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال سے نہیں دیتے تھے۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جبر الامہ اور اپنے دور میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے اور صحابہ کرام میں سب سے زیادہ فقیہ ہونے کے باوجود ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول کو باقی سب صحابہ کے اقوال پر مقدم رکھتے تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے:

(اے اللہ تعالیٰ اسے دین کی سمجھ اور انہیں تفسیر کا علم دے)۔ دیکھیں مجموع الفتاویٰ (398/4)۔

مزید تفصیل کے لیے دیکھیں:

الفضل فی الملل والنحل (212/4) بل ضللت (ص 252) اور "الشیعۃ الامامیۃ الاثنی عشریۃ" (ص 120)۔

واللہ تعالیٰ اعلم